مختلف ممالک کے ممبران پارلیمنٹ و دیگر معزز مہمانوں کی حضور انور سے مسجد مبارک دی ہیگ میں ملاقات

دو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور انور رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق تین بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں سویڈن، سپین، آئرلینڈ، کروشیا، مانٹینیگرو، سوئٹزرلینڈ اور البانیا کے ممالک سے آنے والے ممبران پارلیمنٹ اور دیگر مہمان حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ باری باری تمام ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔

حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ بہت خوشی ہوئی کہ آپ یہاں آج پارلیمنٹ کے فنکشن کو اٹینڈ کرنے آئے ہیں۔ آپ میں سے بعض جماعتی پروگراموں میں پہلے بھی آچکے ہیں۔

☆ سیریا سے آنے والے ریفیوجی کے حوالہ سے بات ہوئی تو سویڈن سے آنے والے ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ سویڈن میں ہر روز ایک ہزار ریفیوجی آرہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جرمنی اور سویڈن میں زیادہ ریفیوجی آرہے ہیں۔

☆ سپین سے آنے والے ممبران پارلیمنٹ نے بتایا کہ ہم پندرہ ہزار لے رہے ہیں کیونکہ ہمارے پاس مراکش، مالی، الجزائر، غانا اور نائیجیریا سے بھی کافی لوگ آئے ہوئے

☆ سوئٹزرلینڈ سے آنے والے مہمانوں نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ بیس ہزار لے رہا ہے اور اس کے علاوہ بہت سارے ریفیوجیز اس سے قبل بھی آچکے ہیں۔

☆ سوئٹزرلینڈ سے ایک پادری Bishop Dr. Anen Howard بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جنیوا آنے کی دعوت دی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ میں وہاں آنے کی کوشش کروں گا۔

☆ ملک Montenegro سے آنے والے ممبر پارلیمنٹ Dritan Abazovic نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں آج پارلیمنٹ کی تقریب میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ موصوف نے کہا کہ ہمارا ملک چھوٹا ہے۔ مونٹینیگرو میں حضور انور کی آمد کو ممکن بنانے کے لئے ہمیں کچھ وقت درکار ہوگا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک عاجز انسان ہوں، میں آپ کی دعوت کے بغیر بھی جاسکتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ملک کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا سوال نہیں، اصل یہ ہے کہ دل بڑا ہو اور آپ کھلے دل کے ساتھ بات کر رہے ہیں اور یہ آپ کی خوبی ہے۔

☆ سپین سے آنے والے ممبران پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ سیریا کے اس وقت جو حالات بن رہے ہیں۔ اس بارہ میں حضور کی کیا رائے ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اب موجودہ صورتحال کو یورپی یونین سنبھال سکے۔ رشیا، سیریا میں داخل ہو چکا ہے۔ انہوں نے حکومت کے مخالف گروہوں پر ایئر اٹیک کیا ہے اور اپنا ایئر بیس بھی بنا رہے ہیں۔ آج یہ خبر تھی کہ رشین جہازوں نے ترکی کے بارڈر کے قریب ایئر سٹرائیک کی ہے۔ امریکہ نے اس کو سخت condemn کیا ہے۔ اب مختلف بلاکس بھی بن رہے ہیں اور اس بارہ میں، مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ حالات مزید خراب ہو رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ لوگ اس میں کیا رول ادا کرتے ہیں۔

☆ سوئٹزرلینڈ سے آنے والے بشپ نے عرض کیا کہ کیا حضور انور عرب ممالک کو سمجھا سکتے ہیں کہ سیریا سے آنے والے ریفیوجی کو سنبھالیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر وہ میری بات پر کان دھریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ چار سال قبل مَیں نے اپنے خطبات میں اور ایڈریسز میں ان کو سمجھایا تھا۔ اور پیغامات بھی بھیجے تھے۔ لیکن حکومت، عوام اور ان کے لیڈرز بات سننا نہیں چاہتے۔ ان کے اپنے مفادات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ دیکھنے والی بات ہے کہ ان کے پاس ہتھیار کہاں سے آرہے ہیں۔ انہیں کون جنگی سازوسامان سپلائی کر رہا ہے۔ نیز ان کے پاس فنڈز کہاں سے آرہے ہیں۔ کوئی ان کی فنڈز کے ذریعہ مدد کر رہا ہے۔ حالات بہتر کرنے کے لئے ایک حل یہ ہے کہ ان کی سپلائی لائن کاٹ دی جائے، ان کی فنڈنگ روک دی جائے۔ اگر یورپی یونین اقدام اٹھائے تو حالات درست ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب صورتحال یہ ہے کہ ایک بڑی طاقت سیرین حکومت کی مدد کر رہی ہے اور دوسری طرف بھی ایک طاقت اور بعض گروپس رابلز کی مدد کر رہے ہیں۔ اب آپ خود دیکھیں کہ ان کے پیچھے کون ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اب جو ISIS آئل فروخت کر رہے ہیں، یہ کہاں فروخت کر رہے ہیں؟ کس کو بیچ رہے ہیں؟ کسی بوتل، کنٹینر میں ڈال کر تو نہیں بیچ رہے، بلکہ بڑے بڑے بحری جہاز تیل سے بھرے ہوئے جا رہے ہیں اور اس کے ذریعہ وہ ملینز ڈالرز حاصل کر رہے ہیں۔ ان کو کیوں نہیں روکتے۔ یہ آئل کی سپلائی کیوں بند نہیں کرتے۔ جہاں پابندی لگانا چاہیں وہاں لگا دیتے ہیں۔ یہاں کیوں نہیں؟

☆ سویڈن کے ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ سویڈن نے UN میں کہا ہے کہ ویٹو کے حق کو ختم کیا جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سویڈن ہر معاملہ میں سبقت لے جاتا ہے۔ یورپ میں سویڈن نے سب سے پہلے فلسطین کو تسلیم کیا اور پھر اس کے بعد سپین نے تسلیم کیا تھا۔

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے موجودہ حالات کے بارہ میں کوئی پیشگوئی کی ہوئی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ حالات پیدا ہونے تھے اور یہ صورتحال ڈیویلپ ہونی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جب مسلمان اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے، اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور مسلمان عملی طور پر اپنی تعلیم کو بھول چکے ہوں گے۔ اور یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اب جب تک مسلمان سچی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو Follow نہیں کرتے اور راہ راست پر نہیں آتے تو یہ صورتحال مزید بگڑتی جائے گی۔ اب جو موجودہ حالات بن رہے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس حوالہ سے ایک ارشاد یہ ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آئے گی اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا‘‘۔